ہفتہ 7 اگست 2004ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 7 اگست 2004ء 20 جمادی الثانی 1425 ہجری - 7 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 176

حضرت عائشہؓ سے پیار

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ بعض دفعہ مجھے چوسنے والی ہڈی دیتے اور میں اس کو چوستی تو پھر مجھ سے لے کر اسے اس جگہ سے چوستے جہاں میرا منہ لگا ہوتا تھا۔ بعض دفعہ آپ مجھے برتن دیتے جس سے میں پیتی پھر حضورؐ اسی جگہ سے برتن کو منہ لگا کر پیتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 23214)

برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب

مردوں کے عورتوں پر جیسے حقوق ہیں ویسے عورتوں کے مردوں پر ہیں

عورتوں کے مقام، حقوق و فرائض، اختیارات اور ذمہ داریوں کا پُر معارف بیان

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 جولائی 2004ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ سرے لندن میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مستورات سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں عورتوں کے مقام ان کے حقوق و فرائض، اختیارات اور ذمہ داریوں کو بیان فرمایا نیز مغربی معاشرے کی طرف سے اس بارہ میں جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کو دینی تعلیمات کی روشنی میں پرحکمت انداز میں رد فرمایا۔ حسب سابق حضور انور کا یہ خطاب احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین حق کی تعلیم میں ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں بھی احکامات موجود ہیں اور معاشرتی، گھریلو یا ذاتی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے بارے میں ہمیں بتایا نہ گیا ہو اور قرآن کریم کے جن احکامات کی وضاحت ضروری تھی وہ آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل اور ارشادات سے سمجھا دیئے ہیں۔ قرآن کریم میں عورت کے فرائض، اختیارات اور ذمہ داریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مغربی معاشرہ یہ اعتراض کرتا ہے کہ دین حق میں عورت کی حیثیت کم درجہ کی ہے۔ یہ ایک غلط پروپیگنڈہ ہے۔ یہ دجال کی چال ہے کہ آہستہ آہستہ عورتوں کا ہمدرد بن کر دین حق سے دور کر دیا جائے۔ حالانکہ دین حق نے عورت کو جو تحفظ دیا ہے اتنا کسی اور مذہب نے نہیں دیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت جیسی دین حق نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر حقوق ہیں۔ چاہئے کہ بیویوں سے خاوندوں کا ایسا تعلق ہو۔ جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورت ہوتی ہے اگر انہی سے ان کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خیر کم خیر کم لاھلہ تم میں اچھا وہی ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔ حضور نے فرمایا بڑی وضاحت سے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مرد و عورت حقوق کے لحاظ سے برابر ہیں۔ جس طرح عورت مرد کے تمام فرائض ادا کرنے کی ذمہ دار ہے اسی طرح مرد بھی عورت کے تمام فرائض ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ مرد و عورت نکاح کے ایسے بندھن میں بندھے ہوئے ہیں جو ایک معاہدہ ہے اور معاہدہ کی پاسداری دین کا بنیادی حکم ہے اور معاہدوں کو پورا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ٹھہرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا فرمان ہے کہ اگر مرد عورت سے حسن سلوک نہیں کرتا اور صلح صفائی سے نہیں رہتا۔ حقوق ادا نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کیسے ادا کرے گا۔ اس کی عبادت کس طرح کرے گا۔ کس منہ سے خدا سے رحم مانگے جبکہ وہ خود بیوی پر ظلم کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جس طرح معاشرہ آہستہ آہستہ بہک رہا ہے اور بعض معاملات میں برے بھلے کی تمیز ختم ہو رہی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ احمدی عورتیں پاکیزہ نمونے قائم کریں اور معاشرے کو بتائیں کہ پردے کا حکم بھی ہمارا مقام بلند کرنے کے لئے دیا گیا ہے نہ کہ کسی تنگی میں ڈالنے کے لئے اور پردے کا حکم جہاں عورتوں کو دیا گیا ہے وہاں مردوں کو بھی حکم ہے کہ غض بصر کریں، نظریں نیچی رکھیں اور بے وجہ عورتوں کو نہ دیکھتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی عورت اور بچی کا مقام یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے نیکیوں پر قائم رہنے کے جو طریق بتائے ہیں اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے کھول کر ہمارے سامنے رکھے ہیں کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر ان راستوں پر چلیں اور ان حکموں پر عمل کریں اور دنیا کو بتائیں اور کھل کر بتائیں کہ عورتوں کے حقوق کی اگر حفاظت کی ہے تو دین حق نے کی ہے اور عورتوں کی معاشرے میں اگر عزت قائم ہے تو دین کی وجہ سے ہے۔

فرمایا اے دنیا کی چکا چوند میں پڑا رہنے والو! آج اگر معاشرے کو امن پسند بنانا چاہتے ہو تو دین حق کی تعلیم کو اپناؤ۔ آج اگر اپنی عزتوں کو قائم کرنا ہے تو حقیقی دین کی طرف آؤ۔ اگر اپنے گھروں کو جنت نظیر بنانا ہے تو ہمارے پیچھے چلو۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حفاظ کرام درخواستیں بھجوادیں

امسال ماہ رمضان کا آغاز ماہ اکتوبر کے دوسرے عشرہ میں ہو رہا ہے ان بابرکت ایام میں جو حفاظ کرام نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے زیر انتظام جماعتوں میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں (اپنے مکمل پتہ معہ فون نمبر) 30 ستمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اسی طرح جو جماعتیں حفاظ کرام کیلئے ڈیمانڈ کرنا چاہتی ہیں وہ اپنی درخواستیں مذکورہ تاریخ تک نظارت ہذا میں بھجوادیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

☆ سیکرٹریان تعلیم سے گزارش ہے کہ ان طلبہ کی بھرپور رہنمائی کی جائے جنہوں نے امسال انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہے اور کسی پروفیشنل ادارے میں داخلہ کے خواہشمند ہیں اس سلسلہ میں جماعت میں قائم کمپیوٹر ایسوسی ایشن (AACP) اور آرکیٹکٹ وانجینئرنگ ایسوسی ایشن (IAAAE) سے ادارہ جات، فیلڈ اور مستقبل کے حوالہ سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں اس کے علاوہ نظارت ہذا سے بھی رہنمائی حاصل کر لی جائے تاکہ مستقبل کے لئے عمدہ Planning کی جاسکے۔ اس کے علاوہ ایسے طلباء جنہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا ہے ان کا بھی جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے آگے کالج میں داخلہ لیا ہے کہ نہیں؟ اگر مزید تعلیم

باقی صفحہ 8 پر

احمدی طالبعلم کی نمایاں کامیابی

☆ مکرم ڈاکٹر شاہ محمد جاوید صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر لکھتے ہیں کہ ہمارے بیٹے مدثر احمد صاحب نے امسال میٹرک کے امتحان میں آزاد کشمیر بورڈ میں 850 میں سے 750 نمبر حاصل کئے۔ اس طرح آزاد کشمیر بورڈ میں ساتویں پوزیشن کے حقدار ٹھہرے۔ پلندری کیڈٹ کالج میں پانچویں پوزیشن آئی اور ضلع کوٹلی کے تمام طلباء میں اول پوزیشن کے حقدار قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے۔ (آمین)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 310)

پرشکوہ آسمانی نوبت خانہ

برصغیر کے عظیم سکالر اور ''سیرت خاتم النبیین'' کے شہرہ آفاق مؤلف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (ولادت 20/اپریل 1893ء، وفات 2 ستمبر 1963ء) نے مغربی فلسفہ، دہریت اور جدید ملحدانہ نظریات کو بےنقاب کرنے کے لئے خالص سائنٹیفک انداز میں ایک معرکہ آراء کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام ''ہمارا خدا'' تھا۔ جو دسمبر 1927ء میں مطبع قادیان کے ذریعہ منظر عام پر آئی اور ہر طبقہ میں غیر معمولی طور پر مقبول ہوئی۔ خصوصاً علم النفس (Psychology) کے ماہرین میں جن کے ہاتھ میں جدید نسل کی نبضیں ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے مقدس باپ امام عصر سیدنا مسیح موعود ہی نے زندہ خدا کی عالمگیر منادی فرمائی اور علیٰ وجہ البصیرت خدا کی جمالی و جلالی نشانوں کے ساتھ **لاکھوں انسانوں پر رب العرش کی ہستی کا نقش جمادیا۔** لہٰذا آپ نے بھی دسمبر 1946ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے سے اس میں ایک حقیقت افروز تتمہ کا اضافہ کیا جسے مرتب کرنے سے پیشتر اس عظیم مبصر نے حضرت اقدس کے عظیم الشان لٹریچر کا نہایت باریک نظری سے گہرا مطالعہ فرمایا اور حضور کی پُر معارف منادی کا خلاصہ ایسے جامع، دلکش اور ولولہ انگیز الفاظ میں سپرد قرطاس فرمایا کہ جن سے خدا کے ہر عاشق صادق کے سینہ میں تلاطم پیدا ہوتا ہے اور اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہفت افلاک کی رفعتوں میں محو پرواز ہوگیا ہے۔ اب یہ پُر کیف حضرت صاحبزادہ صاحب کے مبارک لفظوں میں مطالعہ فرمایئے۔

حضرت مسیح موعود نے...... دنیا کو مخاطب کرکے فرمایا۔

''**آؤ! میں تمہیں دکھاتا ہوں** کہ خدا ہے اور وہ علیم ہے کیونکہ میں ایک انسان ہونے کی وجہ سے علم کامل نہیں رکھتا۔ لیکن خدا مجھے کہتا ہے کہ یہ چیز یوں ظاہر ہوگی اور پھر باوجود ہزاروں پردوں کے پیچھے مستور ہونے کے بالآخر وہ چیز اسی طرح ظاہر ہوتی ہے جس طرح خدا نے کہا تھا۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ قدیر ہے کیونکہ میں بوجہ بشر ہونے کے قدرت کاملہ نہیں رکھتا لیکن خدا مجھے کہتا ہے کہ میں فلاں کام اس اس طرح پر کروں گا۔ اور وہ کام انسانی طاقت سے اس طرح پر نہیں ہوسکتا اور اس کے رستہ میں ہزاروں روکیں حائل ہوتی ہیں مگر پھر بھی وہ اسی طرح ہوجاتا ہے جس طرح خدا فرماتا ہے آؤ! اور اس کا امتحان کرلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ سمیع ہے اور اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ کیونکہ میں خدا سے ایسے کاموں کے متعلق دعا مانگتا ہوں جو ظاہر میں بالکل انہونے نظر آتے ہیں مگر خدا میری دعا سے ان کاموں کو پورا کردیتا ہے آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ نصیر ہے کیونکہ **جب اس کے نیک بندے چاروں طرف سے مصائب اور عداوت کی آگ میں گھر جاتے ہیں تو وہ اپنی نصرت سے خود ان کے لئے مخلصی کا رستہ کھولتا ہے۔** آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ خالق ہے کیونکہ میں بوجہ بشر ہونے کے خلق کی طاقت نہیں رکھتا مگر وہ میرے ذریعہ اپنی خالقیت کے جلوے دکھاتا ہے جیسا کہ اس نے بغیر کسی مادہ کے اور بغیر کسی آلہ کے میرے کرتے پر اپنی روشنائی کے چھینٹے ڈالے۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ متکلم ہے اور اپنے خاص بندوں سے محبت اور شفقت کا کلام کرتا ہے جیسا کہ اس نے مجھ سے کیا۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ رب العالمین ہے اور کوئی چیز اس کی ربوبیت سے باہر نہیں۔ کیونکہ جب وہ کسی چیز کی ربوبیت کو چھوڑتا ہے تو پھر وہ چیز خواہ وہ کوئی ہو قائم نہیں رہ سکتی۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔ پھر میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ مالک ہے۔ کیونکہ مخلوقات میں سے کوئی چیز اس کی حکم عدولی نہیں کرسکتی اور وہ جس چیز پر جو تصرف بھی کرنا چاہے کرسکتا ہے۔ **پس آؤ کہ میں تمہیں آسمان پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں زمین پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں ہوا پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں پانیوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں پہاڑوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں قوموں پر اس کے تصرفات دکھاؤں۔ اور آؤ کہ میں تمہیں حکومتوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں دلوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں۔ پس آؤ اور امتحان کرلو۔''**

یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے، لیکن سوچو کہ اگر یہ دعویٰ ثابت ہوجائے تو کیا دہریت قائم رہ سکتی ہے؟ مگر مجھے اسی ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس کے سامنے میں نے ایک دن مر کر کھڑا ہونا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے سنت اللہ کے مطابق یہ سب باتیں کرکے دکھادیں اور آپ کی زبان پر خدا کی طرف سے جاری کی ہوئی باتیں اب بھی اس طرح پوری ہورہی ہیں جس طرح کہ ایک زوردار بارش کے قطرے آسمان سے گرتے نظر آتے ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھو حقیقۃ الوحی اور نزول المسیح وغیرہ) اور کئی باتیں آئندہ پوری ہونے والی ہیں۔ مثلاً اپنے خداداد مشن کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود بڑی تحدی کے ساتھ فرماتے ہیں:۔

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی...... **میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔**'' (تذکرۃ الشہادتین، ص 64-65)

آتی ہے تیری خوشبو

تری دید کو ہیں ترسے' تری دید کے پیاسے
دیکھیں گے جلد تجھ کو یہی دل کو ہیں دلاسے

یوں دل میں بس گئی ہے مسرور تیری چاہت
آتی ہے تیری خوشبو مہکی ہوئی صبا سے

تھا رشتۂ دل و جاں پہلی خلافتوں سے
باندھا ہے تجھ سے دامن اسی شدتِ وفا سے

ہو ملائکہ کی نصرت' اللہ کرے حفاظت
حق میں ترے دعا ہے ہر دم مری خدا سے

یہ مال و جان کیا ہے' عزت تری نذر ہے
ہر زندگی کی راحت بس ہے تری دعا سے

تو مردِ حق نما ہے' شمعِ رہِ ہدیٰ ہے
ہر فیض اب تو پائیں ہم تجھ سے پارسا سے

ڈاکٹر مہدی علی چوہدری

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی تاریخی پیشگوئی کا عظیم الشان ظہور

طاعون کا انذاری نشان مختصر تاریخ، زبردست پھیلاؤ اور بعض عبرتناک مناظر

اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ جو شخص تیرے گھر کی چاردیواری میں ہوگا طاعون سے بچایا جائے گا (حضرت مسیح موعود)

(قسط اول)

تحقیق: محترم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

انجیل کے مطابق جب حضرت عیسیٰؑ آخری مرتبہ یروشلم تشریف لائے تو اس سے قبل ہی آپ کو آنے والے عظیم ابتلاء کی خبر دی جا چکی تھی۔ اور آپ نے بار ہا اپنے شاگردوں اور لوگوں کو وعظ کرتے ہوئے آنے والے ابتلاء کی پیشگوئی کی تھی اور یہ واضح فرمادیا تھا کہ اب وہ اس علاقے کے لوگوں سے جدا ہو جائیں گے اور پھر ان کے متبعین پر طرح طرح کے ابتلاء آئیں گے۔ واقعہ صلیب سے قبل جو آپ نے آخری وعظ فرمایا اس میں اپنی آمد ثانی کی علامات بھی بیان فرمائیں۔ انجیل کی پیشگوئیاں پوری طرح محفوظ تو نہیں اور بہت سی عبارات مبہم بھی معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ وہ جلد ہی حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی دیکھیں گے اور یہ خیال ان کے بیان میں جھلکتا نظر آتا ہے۔ لیکن بہرحال اصل اور سچی عبارات نظر آ جاتی ہیں اور یہ پیشگوئیاں پوری ہو کر خود اپنی صداقت کا ثبوت بن جاتی ہیں۔ اس آخری وعظ میں آپ فرماتے ہیں کہ اس آخری زمانے میں قحط پڑیں گے، زلزلے آئیں گے، خوفناک بین الاقوامی جنگیں ہوں گی۔ سورج اور چاند اور ستاروں میں نشانات ظاہر ہوں گے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اس وقت وبائیں پھیلیں گی۔ پھر یہ لطیف تمثیل بیان فرمائی کہ جب انجیر کے درخت پر کونپلیں نکلتی ہیں تو تم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے۔ اسی طرح جب تم ان باتوں کو ہوتا دیکھو تو سمجھ لینا کہ خدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔

(لوقا باب:21)

چنانچہ مذکورہ بالا امور حضرت مسیح موعود کی آمد پر نشان بن کر ظاہر ہوئے۔ آپ کی زندگی میں ہندوستان میں قحط پڑا۔ آپ کی پیشگوئی کے مطابق کرنا ٹک وغیرہ میں زلزلے آئے۔ آپ نے چند سال کے اندر ایک خوفناک عالمی تباہی کی پیشگوئی فرمائی اور اس کی معین علامات بیان فرمائیں۔ یہ پیشگوئی پہلی جنگ عظیم کی صورت میں واضح طور پر پوری ہوئی۔ آپ کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے سورج اور چاند کو گرہن لگا۔ اس طرح آپ نے اس وقت پنجاب میں خوفناک طاعون پھیلنے کی پیشگوئی شائع فرمائی جب اس شدید وبا کے کوئی آثار نہ تھے۔ اس پیشگوئی کے شائع ہونے کے معاً بعد ہی اس وبا نے پھیلنا شروع کیا پنجاب سب سے زیادہ اس دہشتناک وبا کا نشانہ بنا۔

طاعون کیا ہے؟

سب سے پہلے تو یہ سوال اٹھتا ہے کہ طاعون کیا ہے؟ اور اس کی علامات کیا ہیں؟ دراصل یہ بیماری ایک خطرناک جراثیم Yersinia Pestis کے حملے سے ہوتی ہے۔ یہ بیکٹیریا دودھ پلانے والے جانوروں اور چوہوں کو بھی اپنا نشانہ بنا سکتا ہے۔ اس کی علامات موٹے طور پر تین طرح ظاہر ہو سکتی ہیں۔ سب سے عام قسم وہ ہے جس میں بڑی بڑی گلٹیاں نمودار ہوتی ہیں اور اسے Bubonic Plague کہا جاتا ہے۔ اس میں سردی لگنے کے ساتھ تیز بخار چڑھتا ہے، سر میں شدید درد ہوتا ہے اور ران، بغل یا گردن میں غدود (Lymph Nodes) سوجنے شروع ہو جاتے ہیں اور سوجتے سوجتے مرغی کے انڈے کے برابر یا اس سے بھی بڑے ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات جلد کے نیچے خون جمع ہونے کی وجہ سے ان کے اوپر کی جلد نیلی یا کالی ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ان غدود میں پیپ جمع ہو کر خارج ہونے لگتی ہے۔ مریض کو قے آنے لگتی ہے اور دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور جلد پر لال رنگ کے نشانات بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔

دوسری قسم Septicemic Plague کہلاتی ہے جس میں خون کے راستے جراثیم تیزی سے پورے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ دیگر علامات تو ظاہر ہوتی ہیں مگر گلٹیاں نہیں بنتیں۔ یہ سب سے خطرناک قسم ہے۔

طاعون کی تیسری قسم جو سب سے کم مریضوں کو ہوتی ہے وہ نمونیا کی طرز پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس میں زکام اور کھانسی شروع ہوتے ہیں اور بلغم کے راستے خون آنے لگ جاتا ہے۔ یہ بیماری براہ راست ایک مریض سے دوسرے مریض کو لگ سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود طاعون کی اقسام کے متعلق فرماتے ہیں۔

"طاعون تین قسم کی ہے۔ ایک خفیف جس میں صرف گلٹی نکلتی ہے اور تپ نہیں ہوتا۔ دوسری اس سے تیز کہ اس میں گلٹی کے ساتھ تپ بھی ہوتا ہے۔ تیسری سب سے تیز اس میں تپ نہ گلٹی بس آدمی سویا اور مر گیا۔ ہندوستان کے بعض دیہات میں ایسا ہی ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 549)

احادیث نبویہؐ میں طاعون کا ذکر

گو بعض مومن بھی طاعون سے ہلاک ہوئے لیکن مذاہب کی تاریخ میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے طور پر طاعون کے پھیلنے کا ذکر ملتا ہے۔

ایک روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ یہ طاعون عذاب ہے اور اس عذاب کا باقی حصہ ہے جو تم سے پہلی اقوام کو دیا گیا تھا۔ جب تم کسی جگہ پر ہو اور وہاں طاعون ہو جائے تو وہاں سے فرار مت ہو اور اگر کسی جگہ پر طاعون ہو تو وہاں مت جاؤ۔

(مسند احمد بن حنبل مسند سعد بن ابی وقاص)

پھر صحیح مسلم میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل یا تم سے پہلی اقوام پر بھیجا گیا۔ جب تم سنو کہ کسی جگہ پر طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تم کسی جگہ پر ہو اور وہاں پر طاعون ہو جائے تو وہاں سے فرار مت ہو۔

(مسلم باب الطاعون)

بائبل میں طاعون کا ذکر

بائبل میں کئی مقامات پر بنی اسرائیل میں نافرمانیوں کے سبب یا ان کے دشمنوں میں بطور عذاب کے وبائیں پھوٹنے کا ذکر آتا ہے۔ اس وقت طب کے علم نے اتنی ترقی نہیں کی تھی کہ بہت سی بیماریوں میں آج کی طرح فرق ہو سکے اور نہ ہی بائبل میں اکثر مقامات پر ان وباؤں کی علامات واضح طور پر درج ہیں۔ لیکن محققین کا خیال ہے کہ اس میں سے بیشتر مقامات پر وبا سے مراد طاعون ہے۔

سب سے پہلے تو مصر سے ارض مقدس ہجرت کرتے ہوئے جب بنی اسرائیل نے گلوں شکووں کا سلسلہ شروع کیا تو 'من' کے ملنے کے بعد بھی وہ گوشت نہ ملنے کا رونا روتے رہے تو خدا تعالیٰ نے ان کی طرف بٹیر بھیجے جنہیں وہ با آسانی پکڑ سکتے تھے۔ لیکن بائبل کے بیان کے مطابق ابھی انہوں نے جمع کر کے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ خدا کا قہر ان پر بھڑکا اور ان میں سخت وبا پھیل گئی۔ اس مقام کا نام جہاں پر ان مرنے والوں کی قبریں بنائی گئی تھیں۔ 'قبروت ہتاوہ' رکھا گیا جس کا مطلب ہے 'حرص کی قبریں' (گنتی باب:11)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"یہودیوں کو بھی اس قسم کا ابتلاء آیا۔ چونکہ موذی قوم تھی۔ ان کی درخواست پر من و سلویٰ نازل ہوا کیونکہ یہ طاعون پیدا کرنے کا مقدمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ چونکہ جانتا تھا کہ وہ حد سے نکل جائیں گے اور ان کی سزا طاعون تھی۔ اس لئے پہلے سے وہ اسباب رکھ دیئے گئے۔" (ملفوظات جلد 2 صفحہ 138)

پھر جب ارض مقدس کی طرف جاتے ہوئے بنی اسرائیل نے موآبیوں کے علاقے میں پڑاؤ کیا تو ان میں سے بہت سے بدکاریوں میں مبتلا ہو گئے اور اس کے علاوہ ان کے دیوتا بعل فغور کی پرستش بھی کرنے لگ گئے۔ اسی کی پاداش میں بھی ان میں وبا پھیل گئی تھی۔ اس وبا کے متعلق بھی محققین کی رائے ہے کہ یہ طاعون کی وبا تھی۔ (گنتی باب:25)

اگر بائبل کے بیان کردہ مبہم واقعات کو صحیح مسلم کی روایت سے ملا کر دیکھا جائے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل میں پھیلنے والی یہ وبائیں طاعون کی وبائیں ہی تھیں۔ جو ان کی سرکشی کے باعث ان پر بطور عذاب کے بھیجی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ حضرت داؤدؑ کے عہد میں بھی مختصر مدت کے لئے بنی اسرائیل میں طاعون بھیجی گئی تھی جس سے ستر ہزار لوگ ہلاک ہو گئے تھے۔

بائبل میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کی دشمن اقوام میں طاعون بطور سزا کے پھیل گئی تھی۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰؑ کے بعد اور حضرت داؤدؑ سے قبل بنی اسرائیل کی فلستیوں سے جنگ ہوئی اور بنی اسرائیل کو شکست ہو گئی تو اس کے بعد وہ مقدس صندوق جس میں بنی اسرائیل کے مقدس صحائف تھے ان سے چھن گیا۔ فلستیوں نے اسے اپنے بت خانے میں رکھ دیا۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ اس کی پاداش میں ایسی وبا فلستیوں میں پھوٹی کہ انہیں گلٹیاں نکلنے لگیں اور بڑی تعداد میں لوگ مرنے لگے۔ جہاں جہاں یہ صندوق لے کر جاتے وہاں یہ وبا پھیلنے لگ جاتی۔ چنانچہ اس وبا نے اس وقت تک جان نہیں چھوڑی جب تک فلستیوں نے یہ مقدس صندوق خود بنی اسرائیل کے حوالے نہیں کر دیا۔

اسی طرح حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے عہد کے بعد یہوداہ کے بادشاہ حزقیاہ نے زمانے میں

اسور (Assyria) کے بادشاہ سخرب نے یہوواہ پر دھاوا بولا۔ بادشاہ نے بنی اسرائیل کو یہ کہہ کر تسلی دلائی کہ ان کے ساتھ انسانوں کا ساتھ ہے اور ہمارے ساتھ خدا کا ہاتھ ہے۔ لیکن شاہ اسور نے یہوواہ کے لوگوں کو یہ پیغام بھجوایا کہ اب تک ہم نے جن ممالک پر قبضہ کیا ہے ان کے خداؤں نے ان کو کون سا بچالیا ہے جو تمہارا خدا تمہیں بچالے گا۔ یہوواہ کے بادشاہ اور اس وقت کے نبی دونوں نے خدا کے حضور فریاد کی۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ رات کو خدا کے فرشتے نے اسور (Assyria) کے لشکر کو ہلاک کرنا شروع کر دیا اور شاہ اسور کو واپس جانا پڑا۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے وطن میں اس کے بیٹے نے ہی اسے ہلاک کردیا۔

(2 تواریخ باب 32)

ایک مؤرخ ہیرو ڈوٹس نے تحریر کیا ہے کہ اسوری لشکر پر چوہوں نے حملہ کردیا تھا۔ طاعون چوہوں کے ذریعے پھیلتی ہے۔ اس لئے قرین قیاس یہی ہے کہ سخرب کے لشکر میں طاعون نے تباہ کاری مچائی تھی۔

طاعون کا دیگر تواریخ میں ذکر

مذہبی تاریخ کے علاوہ بھی دنیا کی تاریخ میں طاعون کی وباؤں کا نمایاں ذکر ملتا ہے۔ اور ان وباؤں نے تاریخ کے دھارے بدلنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پانچویں صدی عیسوی میں طاعون کی ایک خوفناک وبا پھیلنی شروع ہوئی۔ جس نے رفتہ رفتہ انسانی آبادی کا صفایا شروع کردیا۔ اس کے آغاز کے متعلق مختلف نظریات ہیں۔ بعض کے نزدیک اس کا آغاز کینیا، یوگنڈا اور کونگو کے علاقے سے ہوا تھا۔ اور بعض کے نزدیک یہ وبا وسطی ایشیا سے شروع ہوئی تھی۔ بہرحال 542ء تک یہ طاعون مصر تک پہنچ چکی تھی۔ پھر دریائے نیل کے ساتھ بڑھتے بڑھتے یہ اسکندریہ پہنچ گئی۔ اور پھر بحری مسافروں کے ذریعے اسی کے جراثیم قسطنطنیہ تک پہنچے۔ اس دور میں طاعون لشکروں کی نقل مکانی اور تجارتی قافلوں کے واسطے سے پھیل رہی تھی۔ چین میں 610ء میں طاعون کا آغاز ہوا۔ اس کے علاوہ مغربی یورپ کے ممالک اور برطانیہ بھی اس کی زد میں آگئے۔

طاعون کی مختلف وبائیں

کہا جاتا ہے کہ بعض ممالک میں ایک تہائی سے زائد آبادی وبا کا شکار ہوگئی۔ پوری دنیا کا اقتصادی نظام درہم برہم ہوگیا۔ اور تاریکی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم 640ء تک طاعون کی اس عالمی وبا کا سلسلہ مختلف ممالک میں گردش کرتا رہا تھا کیونکہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام اور عراق کے علاقوں میں طاعون کی شدید وبا پھیلی تھی۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ شام کی افواج کے سالار تھے اور حضرت عمرؓ شام کے دورے پر تشریف لے جارہے تھے اور بہت سے اکابر صحابہ آپ کے ہمراہ تھے۔ جب حضرت عمرؓ حجاز اور شام کی سرحد پر سرغ کے مقام پر پہنچے تو طاعون پھیلنے کی خبر ملی۔ بہت سے مشوروں اور اختلاف رائے کے بعد حضرت عمرؓ وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان افواج نشیبی اور مرطوب جگہ سے نقل مکانی کر کے بلند اور صحت افزا مقام پر پڑاؤ کریں۔ اس حکمت عملی سے طاعون ختم ہونی شروع ہوئی۔ لیکن اس وبا میں حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ شہید ہو گئے۔

کچھ صدیوں کے وقفے کے بعد جس کے دوران عالمگیر نوعیت کی وبا نے تباہی نہیں مچائی، 1347ء میں ایشیا سے پھر طاعون کی عالمی وبا کا آغاز ہوا۔ بحری جہازوں کے وسیلے سے اس وبا نے اٹلی کے ساحلی شہروں میں قدم رکھا اور تجارتی راستوں پر پھیلتے پھیلتے ایک سال کے اندر ہی انگلستان میں بھی طاعون سے اموات شروع ہوگئیں۔ متاثرہ [illegible] 20% سے 40% تک آبادی موت کے منہ میں چلی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ ساڑھے تین کروڑ افراد یعنی یورپ کی ایک تہائی آبادی اس طاعون سے ہلاک ہوگئی۔ بیمار بچوں کو چھوڑ کر ماں باپ بھاگنے لگے اور بچے بیمار ماں باپ کو تنہا چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ دنیا کا اقتصادی ڈھانچہ ایک بار پھر تباہ ہونے لگا۔

اس خوفناک وبا کے بعد پھر 1665ء میں لندن میں پھر طاعون کی وبا پھوٹ پڑی۔ اس بار حکومت میں کچھ بوجھ بجھکڑوں نے یہ پالیسی اختیار کی کہ جس گھر میں کوئی طاعون کا مریض ہوتا اس کے گھر کے باہر سرخ گلاب بنا کر یہ الفاظ لکھ دیئے جاتے کہ 'خدا ہم پر رحم کرے' جس کا مطلب یہ ہوتا کہ اب گھر کے افراد باہر قدم نہیں نکال سکتے۔ گاہے بگاہے گھروں سے چیخ و پکار کی آواز اٹھتی کہ ہمارے مردے کو باہر نکالو۔ اور ایک سرکاری گاڑی مردے جمع کر کے انہیں ایک بڑے گڑھے میں پھینک آتی۔ لندن کی 15% آبادی طاعون کا شکار ہوگئی۔ اس وقت لندن کی آبادی صرف 93000 تھی۔ یہ موتا موتی چل رہی تھی کہ ایک رات بادشاہ کا بیکر سوتے وقت آگ بجھانا بھول گیا۔ چند گھنٹوں میں اس مقام پر آگ کے شعلے بلند ہونا شروع ہوگئے۔ اس وقت لندن کے اکثر گھر قریب قریب بنے ہوئے تھے اور ان کی تعمیر میں لکڑی بکثرت استعمال کی گئی تھی۔ چنانچہ آگ مختلف سمتوں میں تیزی سے پھیلنے لگی۔ 5 روز کے اندر اندر شہر کا اکثر حصہ نذر آتش ہو چکا تھا۔ لیکن آگ کے ساتھ اکثر چوہے بھی مرگئے اور طاعون کا زور یکلخت ختم ہوگیا۔

حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان

اب تک طاعون کی آخری عالمی وبا حضرت مسیح موعود کے زمانے میں پھیلی۔ اس کا آغاز چین میں یونان کے صوبے سے ہوا۔ کافی عرصہ تک یہ وبا اس علاقے تک محدود رہی مگر پھر چین میں پھیلنی شروع ہوئی۔ 1894ء میں یہ وبا بحری جہازوں کے ذریعے ہانگ کانگ پہنچ گئی۔ پرانی دہشتناک وباؤں کی یادیں تاریخ کے اوراق میں محفوظ تھیں۔ چنانچہ اب پوری دنیا میں خطرے کی گھنٹیاں بجنی شروع ہوئیں۔ اب تک یہ بھی دریافت نہ ہوا تھا کہ طاعون کے جراثیم کون سے ہیں اور یہ بیماری کیسے انسانوں میں پھیلتی ہے۔ ہانگ کانگ میں گورنمنٹ سول ہسپتال کے انچارج نے جاپانی سائنسدان کیٹا ساٹو (Kitasato) کو ہانگ کانگ آ کر طاعون پر تحقیق کرنے کی دعوت دی اور کلونیل ہیلتھ سروس (Colonial Health Service) نے سوئٹزرلینڈ میں پیدا ہونے والے ڈاکٹر الیگزینڈر یرسن (Alexander Yersin) کو ہانگ کانگ بھجوایا۔ ڈاکٹر یرسن اس سے قبل خناق اور ٹی بی پر تحقیق کر کے نام پیدا کر چکے تھے۔ دونوں سائنسدانوں نے تقریباً ایک ساتھ ہی طاعون کا باعث بننے والے جرثومے کو دریافت کیا۔ اس وقت اس کا نام (Pasteurala Pestis) رکھا گیا لیکن بعد میں اسے بدل کر دریافت کرنے والے کے نام پر Yersinia pestis رکھ دیا گیا۔

طاعون کا علاج اور تحقیق

یہ طاعون سے بچاؤ اور اس کے علاج کی سمت میں ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔ اب سائنسدانوں کو معلوم تھا کہ یہ بیماری کن جراثیم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اب تحقیق کے نئے دروازے کھلتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ لیکن ابھی سائنس کی پیش رفت خام حالت میں تھی کہ ہانگ کانگ سے دنیا کے دیگر علاقوں میں طاعون پھیلنی شروع ہوئی۔

طاعون کی ہندوستان آمد

ستمبر 1896ء میں ہندوستان کے ساحلی شہر بمبئی میں طاعون سے اموات شروع ہوگئیں۔ بمبئی میں طاعون کا پہنچنا تھا کہ خطرے کے سائرن بج گئے۔ انگریز حکمرانوں پر دباؤ بڑھنا شروع ہوا کہ اس وبا پر قابو پایا جائے ورنہ پوری دنیا میں یہ وبا تیزی سے پھیلنے لگ جائے گی۔ اور یہ اشارے بھی ملنے لگے کہ ہندوستان پر تجارتی پابندیاں لگائی جا سکتی ہیں۔ 1896ء کے سال میں بمبئی میں طاعون سے 2219 اموات رجسٹر کی گئیں۔ گنجان آباد مضافاتی آبادیاں سب سے زیادہ متاثر ہوئی تھیں۔ ہندوستان کے دیگر صوبوں میں ابھی یہ وبا نہیں پہنچی تھی۔ دوسری طرف جاپان، فلپائن اور امریکہ کے ساحلی علاقوں میں بھی طاعون نے قدم جمانے شروع کر دیئے۔ ہندوستان میں حکومتی مشینری تیزی سے حرکت میں آگئی۔ اس وقت جو بھی ان کی سمجھ میں آیا ان اقدامات پر شدت سے عمل درآمد شروع کردیا گیا۔ جس گھر میں طاعون کی واردات ہوتی اس کا فرش اکھیڑ کر اس میں فینائل ڈال دیا جاتا، دیواروں پر چونا پھیر دیتے اور چھت میں سوراخ کر دیتے تاکہ کمرے ہوادار ہو جائیں۔ سمندری پانی سے نالیوں کو دیوانہ وار دھونے کا عمل شروع کردیا گیا۔ اور تو اور گھر کا ساز و سامان بھی نذر آتش کر دیا جاتا۔ بدقسمتی سے ان اقدامات سے طاعون نہیں رک سکتا تھا۔ ریلوے اسٹیشنوں پر تیسرے درجے کے مسافر مردوں اور عورتوں کا معائنہ شروع کروا دیا گیا تاکہ طاعون کے مریضوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ لوگ طاعون سے خوفزدہ تو تھے اور ان اقدامات پر حکومت کے خلاف بھی بھڑک اٹھے۔ آبادی کا ایک بڑا حصہ طاعون کی دہشت اور حکومتی اقدامات سے خوفزدہ ہو کر بھاگنے لگا۔

طاعون سے بچاؤ کے ٹیکے کی ایجاد

بہرحال اس افراتفری کے علاوہ طاعون کو روکنے کی سنجیدہ کوششیں بھی ہو رہی تھیں۔ 7 اکتوبر 1896ء کو مشہور سائنسدان ولادیمیر ہیفکائن (Weledemer Haffkine) کو کلکتہ سے بمبئی طلب کیا گیا۔ یہ سائنسدان نسلاً یہودی تھے اور روس میں پیدا ہوئے تھے۔ تین سال قبل جب ہندوستان میں ہیضے کی وبا پھیلی تو انہوں نے ہیضے سے بچاؤ کا حفاظتی ٹیکہ ایجاد کیا تھا۔ اور یہ تجربہ کامیاب رہا تھا۔ ہیفکائن کو جائزہ لیتے ہی اس بات کا اندازہ ہوگیا کہ طاعون کو روکنے کیلئے اس سے بچاؤ کا ٹیکہ ضروری ہے۔ گرانٹ میڈیکل کالج میں ایک لیبارٹری قائم کر کے کام شروع کیا گیا۔ پہلے مرحلے پر یہ ضروری تھا کہ ایک فلاسک (Flask) میں طاعون کے بیکٹیریا کی خاطر خواہ مقدار کی پرورش کر کے جمع کی جائے۔ پھر 70 سینٹی گریڈ پر گرم کر کے ان جراثیم کو ہلاک کیا گیا۔ اور یہ مواد ٹیکے میں استعمال کیا گیا۔ ابتدائی تجربات کے بعد 10 جنوری 1897ء کو طاعون سے بچاؤ کیلئے حفاظتی ٹیکہ تیار کر لیا گیا۔ ہیفکائن (Haffkine) نے لوگوں کی موجودگی میں پہلا ٹیکہ اپنے آپ کو لگایا تاکہ اس کو محفوظ سمجھا جائے۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔ اس سے قبل چیچک اور ہیضے کے ٹیکے کامیاب رہے تھے۔ اب جبکہ طاعون کی عالمی وبا کا آغاز ہو رہا تھا طاعون کے حفاظتی ٹیکے کی ایجاد ایک بہت بڑی خوشخبری تھی۔ پہلے طاعون کے بیکٹیریا کی دریافت اور اب اس پیش رفت سے اس بات کی امید روشن ہوگئی کہ جلد اس وبا پر قابو پا لیا جائے گا۔ چند ہفتوں کے بعد جب ایک جیل میں طاعون پھیلنی شروع ہوئی تو وہاں پر اس ٹیکے کا تجربہ کیا گیا یہ تجربہ کامیاب رہا۔ جن لوگوں نے ٹیکہ لگوایا تھا۔ وہ ان لوگوں کی نسبت بہت زیادہ محفوظ رہے جنہوں نے ٹیکہ نہیں لگوایا تھا۔ ٹیکہ لگوانے والوں میں کسی شخص کی طاعون سے موت نہیں ہوئی۔ اس تجربے سے ٹیکے کی افادیت ثابت ہوگئی۔

جاری ہے

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

انسانی جسم۔ تخلیق کا معجزہ

خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں خو کو احسن الخالقین فرمایا ہے۔ اور انسان کو دعوت دی ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کی خلقت پر غور کرے اور اس کی گنہہ تک پہنچ کر اس حقیقت کو جان لے کہ اس خلقت میں کہیں کوئی رخنہ نہیں ہے۔ اگر کہیں کوئی خرابی یا کمی نظر آتی ہے تو وہ یقیناً کسی قانون قدرت کو توڑنے کے نتیجہ میں اس کا منفی اثر ہوتا ہے ورنہ قوانین قدرت کہیں اپنی ڈگر سے سر مو انحراف نہیں کرتے اور ان قوانین کے تحت کام کرنے والی تخلیق میں بھی کبھی کوئی رخنہ پیدا نہیں ہوتا۔ کائنات کی بے انتہا وسعتوں میں پھیلے پڑے سیارے اور ستارے اور ستاروں کے جھرمٹوں سے جنم لینے والی کہکشائیں اور ان گنت اقسام کے دیگر اجرام فلکی کس طرح قوانین قدرت کے تحت ایک دوسرے کی کشش ثقل کا سہارا لیتے ہوئے برق رفتاری سے اپنی اپنی ڈگر پر رواں دواں ہیں اور خالق حقیقی کی طرف سے مقرر کردہ اپنی اپنی عمر کا دور پورا کرنے کے بعد دوسری شکل میں منتقل ہو کر انہی قوانین قدرت کے تحت نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔ سیاروں اور ستاروں کی باہمی کشش کے نتیجہ میں ایک دوسرے کے گرد گردش جس سے وہ ایک اکائی میں پروئے جاتے ہیں۔ ایک دوسرے سے توانائی حاصل کرتے ہوئے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اپنی طبعی عمر پوری کر چکنے کے بعد گیسوں اور گرد و غبار میں تبدیل ہو کر نئے ستاروں اور نئے سیاروں کی پیدائش کے لئے خام مال کا ذخیرہ بن جاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے بادل بارش کی صورت میں برسنے کے بعد بالآخر سمندر میں پہنچ کر وہاں عمل تبخیر کے ذریعہ نئے بادل بننے کا خام مال مہیا کرتے رہتے ہیں۔ یہ بخارات کے اوپر اٹھنے اور بارش برسنے کا چکر۔ آکسیجن جو حیواناتی زندگی کی جان ہے کا پودوں کے سانس لینے کے نتیجہ میں بطور فضلے کے پیدا ہونا اور حیوانات کا سانس کے عمل سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کا فضلہ پیدا کرنا جو نباتات کیلئے زندگی کا ضامن ہے۔ اور حیوانات اور نباتات کی تعداد کا صحیح تناسب جس سے یہ چکر قائم و دائم رہے۔ یہ سب کچھ اگر کسی خالق حقیقی کی طرف اشارہ نہیں کر رہا تو اور کیا ہے؟ خود بخود ارتقاء کے قانون کے تحت چلو مان لیا کہ ہر جانور اپنی بقا کے لئے خود میں ارتقائی تبدیلیاں پیدا کر کے بہتر سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن مختلف جانور ایک دوسرے کی بقا کا سامان کس لئے کرتے نظر آتے ہیں؟ اور پھر حیوانات اور نباتات کا آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کر کے باہمی زندگی کا سامان پیدا کرنا۔ یہ کس ارتقا کے تحت آتا ہے؟ الغرض خداتعالیٰ کے ارشاد کے تحت کائنات کے جس پہلو پر بھی غور کریں نتیجہ ایک ہی سامنے آتا ہے کہ اس پیچ در پیچ انتہائی مربوط کارخانہ قدرت کا کوئی خالق ضرور ہے جس نے بالارادہ اسے تخلیق کیا اور ایسے رنگ میں تخلیق کیا کہ اس میں کہیں کوئی رخنہ نہیں ہے۔ سبحان اللّٰہ! اس تخلیق کے مختلف جلوے اتنے ان گنت رنگوں میں ہمارے اردگرد پھیلے پڑے ہیں کہ ان کا تفصیلی جائزہ لینا اس چھوٹے سے مضمون میں ممکن نہیں ہے۔ آیئے ہم انسانی جسم پر ایک نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ اس کے مختلف اعضا کس قدر مربوط رنگ میں کیسے احسن طور پر اپنا اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ کہیں کوئی معمولی سا رخنہ پیدا ہو جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ چیز کس قدر اہم اور ناگزیر ہے۔

خودکار مشین

ہمارا جسم ایک ایسی خودکار مشین ہے جس کے تمام اعضا نہایت احسن رنگ میں آپس میں یوں منسلک ہیں کہ ہر ایک عضو دوسرے سے تقویت حاصل کرتا اور دوسرے کا سہارا بنتا ہوا مکمل آٹومیٹک نظام کے تحت کام میں لگا ہوا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اگر اس مشین میں کہیں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کی نشان دہی کرنے۔ اس کی وجہ تلاش کرنے اور پھر اس کی مرمت کرنے کا نظام کار سب اس مشین کے اندر ودیعت کیا گیا ہے۔ ہمارے لعاب دہن۔ ناک کی رطوبت اور پیشاب تک میں انٹی سیپٹک یعنی زخموں کو مندمل کرنے کی تاثیر موجود ہے۔ سب سے پہلی پنسلین جو دریافت کی گئی تھی وہ ناک کی رطوبت ہی تو تھی۔ ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کو جوڑ کر مرمت کرنے کا کام جسم خود ہی سرانجام دیتا ہے۔ سرجن کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ہڈی کے سروں کو سیدھا جوڑ کر انہیں وہاں باندھ دے۔ ہڈی کے دونوں سروں کے درمیان کیلشیم پیدا کر کے انہیں آپس میں ویلڈ کرنے کا کام جسم خود کرتا ہے۔ کسی قانون قدرت کی خلاف ورزی کرنے کے نتیجہ میں جو بیماری پیدا ہوتی ہے اس کے جراثیم کو پہچان کر ان کی مدافعت کے لئے خاص قسم کے جراثیم کش مادوں کی فوج تیار کرنا بھی جسم کی اپنی کارکردگی ہے۔ صرف یہی نہیں چیچک کی قسم کی بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جن کے جراثیم کو پہچان کر ان کے خلاف جسم ایسا مدافعانہ نظام اپنے اندر پیدا کرتا ہے کہ ایک دفعہ اس بیماری کے ہونے کے بعد ساری عمر یہ دوبارہ اس جسم پر حملہ نہیں کر سکتی۔ ان گنت ویکسین جو مختلف بیماریوں کے خلاف حفظ ماتقدم یا علاج کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں وہ سب جسم کے اندر ان بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے کے لئے جسم کے خودکار نظام کو پیغام دینے کے اصول پر قائم ہیں۔ ہومیوپیتھی کا سارا اصول علاج بھی اسی ایک قانون پر قائم ہے کہ جسم کے اندر موجود خفتہ صلاحیت کو کسی خاص بیماری کے جسم پر حملہ کرنے کی اطلاع دے کر اسے اس کی مدافعت کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔ لکل داء دواء کی حدیث کا یہی مطلب ہے کہ خداتعالیٰ نے ہمارے جسم کے اندر ہر قسم کی بیماری کی مدافعت پیدا کرنے کا نظام قائم فرمایا ہوا ہے صرف اس نظام کو جگانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس بیماری کو پہچان کر اس کی مدافعتی تدبیر کا سامان کرے۔ دوائی صرف ہماری اندرونی قوت مدبرہ کو حرکت دینے کا کام کرتی ہے اور واذا مرضت فھو یشفین سے یہی مراد ہے کہ خداتعالیٰ نے تو ہمارے جسم کو اس لحاظ سے بہترین حالت میں پیدا فرمایا ہے کہ وہ اپنی مقررہ عمر تک صحت و تندرستی سے کام کرتا رہے۔ انسان خود ہی قوانین قدرت کی خلاف ورزی کر کے کسی بیماری کا شکار ہوتا ہے اور پھر خداتعالیٰ کے پیدا کردہ قوانین قدرت سے ہی فیض پا کر وہ صحت یاب ہوتا ہے۔

انسانی جسم کی کارکردگی پر غور کریں تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ کسی انسانی دماغ کی بنائی ہوئی اعلیٰ سے اعلیٰ مشین ایسی پیچیدہ خودکار اور ایسی اعلیٰ صلاحیتوں کی حامل نہیں ہے دنیا کے بہترین سائنسدانوں اور ٹیکنیشنز کی کوئی بھی ٹیم اس انسانی جسم کی مشین کے مقابل کی چیز نہیں بنا سکتی۔ کوئی بڑے سے بڑا سپر کمپیوٹر اپنی کارکردگی کے تنوع میں اس کے عشر عشیر کو نہیں پہنچتا ہمارا یہ جسم ہوا، پانی اور خوراک میں سے اپنے خودکار نظام کے تحت اپنی بقا اور نشوونما کے لئے خود ہی ضروری ایندھن تیار کر لیتا ہے۔ اس کے 650 عضلات، لاکھوں اعصاب کے ذریعہ سے دماغ تک الیکٹرک سگنلز کی صورت میں جو ان گنت پیغامات بھیجتے ہیں ایک سیکنڈ کے چھوٹے سے حصہ میں دماغ ان اشاروں کو معنی کا جامہ پہنا کر سمجھتا۔ فیصلہ کرتا اور پھر واپس اپنے احکامات انہی اعصاب کے ذریعہ عضلات تک بھیجتا ہے اور وہ اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ دماغ کے اندر سینکڑوں مراکز بیک وقت ہنسنے، رونے، دوڑنے، بیٹھنے، حملہ کرنے، بھاگ نکلنے سوچنے، بولنے، دیکھنے، سننے الغرض ہزاروں نوعیت کی صورت حال کے تجربہ سے دوچار ہو رہے ہوتے ہیں۔ دماغ کا دایاں حصہ جسم کے بائیں حصہ کے اعضا کو اور بایاں حصہ دائیں حصہ جسم کے اعضاء کو احکامات دے رہا ہوتا ہے اور یہ احکامات مختلف کیفیات کے لحاظ سے پیدا شدہ صورت حال کو جان لینے اور اس کے مطابق فیصلہ کرنے کے بعد دئے جاتے ہیں۔ ایسے وہ تمام کام جن میں دونوں ٹانگوں، دونوں ہاتھوں اور دیگر اعضاء کا مل کر کام انجام دینا ضروری ہوتا ہے ان میں دماغ کے دائیں اور بائیں حصوں کے مختلف مراکز کا اپنے اپنے زیر اثر حصوں کو یوں پیغام دینا کہ وہ سب باہم مربوط ہو کر کسی ایک کام کو سرانجام دیں کسی بڑے سے بڑے سپر کمپیوٹر کی کارکردگی سے بالا ہے۔ دو آنکھوں کے باہمی فاصلہ کے نتیجہ میں جو معمولی سے مختلف زاویوں سے دونوں آنکھیں دیکھتی ہیں اس فرق کو جانچ کر اس دیکھی جانے والی چیز کے فاصلہ کا یقین کرنا اور اسی عمل سے دو کانوں کے ذریعہ آواز کی سمت اور فاصلہ کا یقین کرنا۔ یہ کس کمپیوٹر کی صلاحیت میں شامل ہے؟ کان کے اندرونی حصہ میں ننھے بالوں کے اوپر کی جھلی سے رگڑ کھانے کے احساس کو آواز میں تبدیل کرنا اور مختلف بالوں کی رگڑ کو آواز کے بھاری یا باریک ہونے یا مدھم اور اونچی آواز کا روپ دینا۔ اسی طرح اندرونی کان کی گاڑھی رطوبت کے خاص سمت میں ہلنے سے جسمانی توازن کو برقرار رکھنا۔ آنکھ کی پتلی کا روشنی کی مقدار کے حساب سے پھیلنا یا سکڑنا، منظر کا لینز سے گزرنے کے بعد ایک خاص فاصلہ پر پہنچ کر Retina پر مرتکز ہونا اور Rods اور Cons کے ذریعہ رنگوں کی پہچان۔ یہ سب کچھ کونسا سپر کمپیوٹر کر سکنے کی اہلیت رکھتا ہے؟

بعض دلچسپ خصوصیات

اوپر کا انسانی جسم جو ہمیں نظر آتا ہے سب کا سب مردہ ہے: ہماری 9 پونڈ وزنی جلد جسم کا سب سے بڑا ایک عضو ہے جس کے دو حصے ہیں۔ اوپر کی تہہ کو Epidermis کہا جاتا ہے جو مردہ ہے اور سانپ کی کینچلی کی طرح یہ جسم سے اترتی رہتی ہے۔ فرق یہ ہے کہ سانپ کی کینچلی یکدم ایک خول کی طرح اتر جاتی ہے جب کہ انسانی کھال چھوٹے چھوٹے چانوں کی صورت میں جھڑتی رہتی ہے اور اس طرح ہر ماہ اوپر کی مردہ جلد جھڑ کر نچلی جلد اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ ایک سال میں 45 پونڈ پرانی جلد جسم سے جھڑ جاتی ہے۔ اسی طرح ہمارے بال جو جسم سے اوپر ہیں وہ سب مردہ ہیں۔ اور ایسے ہی ہمارے ناخن کا وہ حصہ جو گوشت سے منسلک نہیں ہے وہ بھی مردہ ہے۔ اسی لئے بال اور ناخن کاٹنے پر ہمیں درد محسوس نہیں ہوتا۔ جلد پر بھی اوپر کے حصہ میں خراش آ جائے تو کچھ نہیں ہوتا۔ ہاں جلد کی نچلی تہہ جسے Dermis کہا جاتا ہے وہ زندہ ہے اور ہر دم مصروف عمل رہتی ہے۔ اس میں اس کی نشوونما کیلئے خون کی نالیاں موجود ہیں۔ یہ جسم کے اندرونی اعضا کی حفاظت کا کام کرتی ہے۔ اس میں گرمی سردی، دباؤ، تکلیف وغیرہ کے احساس کو دماغ تک پہنچانے کے لئے ان گنت اعصاب موجود ہیں۔ کسی چیز کے ذرا سا چھو جانے سے فوراً یہ دماغ کو متعلقہ حصہ کے بارے میں پیغام بھیج دیتی ہے۔ اور دماغ حفاظتی تدابیر کے احکامات صادر کرتا ہے۔ اگر جسم میں گرمی بڑھ جائے تو یہ پسینہ پیدا کر کے ٹھنڈک کا اہتمام کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے اس میں 50 لاکھ پسینہ پیدا کرنے والی گلینڈ موجود ہیں جو کسی سپرنگ کی طرح گول پیچدار شکل میں ہیں۔ اگر ان تمام سپرنگوں کو کھول کر پیمائش کی جائے تو 6 میل کی لمبائی بن جائے گی اس میں بال پیدا کرنے کے لئے ننھے ننھے گڑھے موجود ہیں۔ صرف سر پر ان بالوں کی تعداد ایک لاکھ

ہے۔ اسی طرح ناخن انگلیوں کے سروں پر بن کر ان کے کناروں کو محفوظ کرتے ہیں۔ اوسطاً ایک ماہ میں ہمارے بال 1/2 انچ اور ناخن 1/10 انچ کے حساب سے بڑھتے ہیں۔ ضرورت کے لحاظ سے جسم پر جلد کی موٹائی میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ مثلاً آنکھ کے پپوٹوں کی جلد انتہائی باریک اور لچکدار ہوتی ہے جب کہ پاؤں کے تلوؤں کی بہت زیادہ موٹی اور سخت۔ نیز جسم کے جس حصہ پر مسلسل دباؤ یا رگڑ لگتی رہے اس حصہ کی جلد زیادہ حفاظت مہیا کرنے کے لئے موٹی اور سخت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہمارے بال کھال کے نچلے حصہ میں ایک چھوٹے سے ابھار میں سے پیدا ہو کر اوپر کی طرف بڑھتے ہیں اور کھال کی اوپر کی تہہ تک پہنچتے پہنچتے مردہ ہو جاتے ہیں۔ صرف نچلا حصہ زندہ رہتا ہے اسی لئے بال کاٹنے سے درد نہیں ہوتا بلکہ اکھاڑنے سے درد ہوتا ہے۔ بالکل یہی حال ناخن کا بھی ہے۔ بال ایک خالی ٹیوب کی شکل میں بڑھتا ہے۔ جو بال بالکل سیدھے ہوتے ہیں وہ گول ٹیوب کے ہوتے ہیں۔ لہر دار بال چوکور ٹیوب کے اور رول جیسے گچھے دار بال چپٹے ٹیوب کے ہوتے ہیں۔ بال کی جڑ میں سے ایک مادہ جسے Melanin کہتے ہیں اس ٹیوب میں بھر جاتا ہے جس سے بال رنگدار بن جاتا ہے۔ مختلف نسلوں کے لوگوں میں یہ Melanin مختلف رنگ کا ہوتا ہے۔ اسی لئے ان کے بالوں کے رنگ مختلف ہیں۔ بڑھاپے میں یا کسی اور وجہ سے جب یہ رنگ بھرنا بند ہو جاتا ہے تو بال سفید ہو جاتے ہیں۔ بالوں کا رنگدار حصہ سفید نہیں ہوتا۔ صرف جو نیا حصہ نیچے سے اگتا ہے وہ سفید رنگ کا اوپر کی طرف بڑھتا ہے۔

ہمارا اندرونی نظام

جسم کے وہ حصے جو بالوں اور ناخنوں کی طرح بڑھتے رہتے ہیں لیکن ان کو کاٹنے اور مناسب حد تک رکھنے پر ہمیں اختیار حاصل نہیں ہے وہ ایک خاص خود کار نظام کے تحت کام کرتے ہیں۔ مثلاً ہمارے دانت استعمال ہونے کے نتیجہ میں گھستے رہتے اور چھوٹے ہوتے رہتے ہیں اگر یہ نہ بڑھیں تو رفتہ رفتہ ختم ہو جائیں۔ اس لئے یہ ساتھ ساتھ بڑھتے رہتے ہیں لیکن ایک خاص حد کے اندر رہتے ہوئے۔ اگر یہ بے محابا بڑھنے لگیں تو ناقابل برداشت حد تک بڑھتے چلے جائیں۔ لیکن نہیں ایک خاص حد تک بڑھنے کے بعد وہیں رک جاتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ گھس گھس کر ان کی اوپر کی نشیب و فراز والی کھردری سطح کبھی ملائم اور ہموار نہیں ہونے پاتی۔ بلکہ چیزوں کو چبانے اور پیسنے کے لئے جو چکی کے پاٹ جیسی کھردری سطح ہونی چاہئے ویسی ہی نئی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اور جن دانتوں کی نوکدار یا چپٹی جو شکل قدرت نے پیدا کی ہوتی ہے اسی شکل میں وہ بڑھتے ہیں۔ جب ہم چباتے ہیں تو جبڑوں کو صرف اوپر نیچے حرکت نہیں دیتے بلکہ ان کو باہم ملا کر نچلے جبڑے کو اطراف میں بھی حرکت دیتے ہیں۔ کیونکہ جب منہ کھولتے اور بند کرتے ہیں تو صرف نچلا جبڑا ہی حرکت کرتا ہے تو اس جبڑے کی حرکت کی مناسبت سے دانتوں پر نشیب و فراز بنتے ہیں۔ ہم آنکھیں بار بار کیوں جھپکتے ہیں؟ اس لئے کہ ان میں خاص طور پر پیدا ہونے والا چکنا محلول تمام ڈھیلے پر یکساں پھیلتا اور اسے نرم کرتا رہے اور نیز آنکھ کے عدسے کو صاف رکھے تا کہ شبیہہ صاف بنے۔ اگر کسی وجہ سے یہ محلول پیدا کرنے والی اوپر کے پپوٹے میں واقع غدود کام کرنا بند کر دے تو آنکھ بے کار ہو جاتی ہے اور اندر کا سارا سسٹم ٹھیک ہونے کے باوجود گویا آنکھ کو "زنگ" لگ جاتا ہے اور وہ جام ہو کر دیکھنے سے محروم ہو جاتی ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے ہمارے گھٹنوں میں چکنا پانی بننا بند ہو جائے تو وہ اندر سے بغیر تیل کے چلنے والے گاڑی کے انجن کی طرح Cease ہو کر کڑکڑانے اور درد ہونے لگتے ہیں۔ ہم روزانہ تقریباً 90 اونس پانی جسم کے اندر لیجاتے ہیں مختلف مشروبات پینے اور خوراک میں موجودگی کی صورت میں اور کس قدر حیرت کی بات ہے کہ پسینہ، پیشاب اور فضلہ کی صورت میں ٹھیک اسی قدر پانی ہمارے جسم سے روزانہ باہر نکلتا ہے۔ پانی کا جسم کے اندر جانا خون کے بننے خوراک کو نگلنے اور ہضم کرنے اور جسم کے دیگر اندرونی اعضاء کی صفائی کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اس لئے اس کے بغیر زندگی کا تصور ہی بے معنی ہے۔ لیکن یہی پانی اگر جسم سے واپس باہر کا رخ نہ کرے تو بھی زندگی عذاب بن جاتی ہے۔ گردوں کی آٹومیٹک مشین پانی کے اس اندر آنے اور باہر جانے کی مقدار کو کنٹرول کرتی ہے اگر سخت کام کرنے سے پسینہ کی صورت میں یا ذیابیطس کی وجہ سے زیادہ پیشاب آنے کی صورت میں پانی جسم سے زیادہ خارج ہو رہا ہو تو ہمیں بار بار پیاس لگتی ہے اور ہم زیادہ پانی اندر لیجاتے ہیں۔ سردی میں پسینہ نہ آنے کی صورت میں ہمیں پیاس کم لگتی ہے۔ اگر کسی بیماری کی صورت میں پھیپھڑوں میں، پیٹ میں یا سر وغیرہ میں پانی جمع ہو جائے تو وہ غیر قدرتی ہونے کی وجہ سے موت کا باعث بن سکتا ہے۔ یہی حال پیشاب کے بند ہو جانے کی صورت کا ہے۔ ہمارے خون کا نصف حصہ ہلکے زرد رنگ کے پانی پر مشتمل ہے جسے پلازما کہا جاتا ہے اور اس میں وہ تمام وٹامنز، معدنیات اور دیگر اجزا شامل ہوتے ہیں جو ہمارے جسم کو توانائی فراہم کرتے ہیں۔ باقی آدھے حصہ خون میں سرخ اور سفید خلیات Platelets پائے جاتے ہیں۔ ایک قطرہ خون میں 50 لاکھ سرخ خلیات۔ تین لاکھ Platelets اور دس ہزار سفید خلیات ہوتے ہیں۔ سفید خلیات سائز میں سب سے بڑے ہوتے ہیں اور ان کا کام جسم کو بیماریوں سے محفوظ رکھنا ہے یعنی قوت مدافعت پیدا کرتے ہیں۔ Platelets سب سے چھوٹے ذرات ہیں جو خون میں جمنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ جن لوگوں میں ان کی کمی ہو ان کو زخم وغیرہ لگ جائے تو خون بند ہونے کا نام ہی نہیں لیتا۔ اور سرخ خلیات تمام جسم میں آکسیجن پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔ دل کا کام تمام جسم میں خون پہنچانا ہے لیکن یہ خون آکسیجن سے بھرپور ہونا ضروری ہے ورنہ وہ زہر بن جاتا ہے۔ اب دل اپنے داہنے پمپ سے سیاہ رنگ کے اس خون کو جو جسم میں آکسیجن پہنچانے کے بعد واپس آیا ہے پھیپھڑوں کی طرف منتقل کرتا ہے جہاں ایک عجیب معجزانہ رنگ میں خون کی وہ آخری باریک ترین نالیاں جنہیں کیپلریز کہا جاتا ہے ایک ہی مقام سے کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتی اور وہیں سے آکسیجن جذب کر کے خون میں ملاتی ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ کو پھیپھڑے باہر خارج کر دیتے ہیں اور آکسیجن ملا تازہ خون واپس دل کے بائیں پمپ کی طرف روانہ ہو جاتا ہے جہاں سے دل اسے تمام جسم کی طرف پمپ کر دیتا ہے خون کو اندر لانے اور باہر دھکیلنے کے لئے دل کے دونوں پمپوں کے اندر ایسے Valve لگے ہوئے ہیں جو دروازہ کی طرح کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور یوں خون کی صرف صحیح سمت میں جانے کو یقینی بناتے ہیں۔ اسی طرح گو موٹی خون کی نالیوں میں تازہ آکسیجن بھرے سرخ خون کو لیجانے کے لئے شریانیں اور استعمال شدہ سیاہ رنگ کے خون کی واپسی کے لئے وریدیں الگ الگ بنی ہوئی ہیں لیکن آخری سرے پر جہاں اس تازہ اور گندے خون کا تبادلہ ہوتا ہے شریانیں اور وریدیں ایک ہی کیپلریز کے جال میں اکٹھی ہو جاتی ہیں جہاں ایک سمجھ میں نہ آسکنے والے طریقہ سے ایک ہی کیپلری میں سرخ اور سیاہ خون آمنے سامنے موجود ہیں اور وہاں ان دونوں کا ملاپ اور پھر تبادلہ ہو کر تازہ آکسیجن بھی پہنچ رہی ہے اور گندہ خون بھی واپس ہو رہا ہے۔ یہ ایسے باریک معجزے ہیں جو انسانی جسم کی احسن ترین اور بے عیب خلقت کا زندہ ثبوت ہیں۔ جسم کے عام ڈھانچے کو ہی دیکھیں تو وہ کسی عجوبہ سے کم نہیں۔ اس کی 200 عدد ہڈیوں کو 640 اعصاب اس عمدگی سے حرکت دیتے ہیں کہ سبحان اللہ۔ کہیں سخت ہڈی، کہیں کرکری ہڈی، کہیں ہڈی کو گوشت سے ملانے والی نیم ہڈی کی بافتیں، کہیں خاص سمت میں گھومنے والے جوڑ، کہیں کندھوں اور کولہے کی طرح ہر طرف گھوم جانے والے بال جوائنٹ، پھر ان جوڑوں کو ملائم رکھنے والا چکنا پانی، پاؤں کے اندر بنی ہوئی دو عدد کمانیں جو ان کو شاک پروف بناتی ہیں۔ کس کس چیز کی بات کی جائے تمام کا تمام جسمانی نظام اس کے بنانے والے کے احسن الخالقین ہونے کا ببانگ دہل اعلان کرتا دکھائی دیتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 37103 میں ناصرہ بی بی زوجہ رشید احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 297 ر ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 64 گرام مالیتی -/48507 روپے۔ 2۔ نقرئی زیورات مالیتی -/520 روپے۔ 3۔ زرعی زمین رقبہ 3 کنال مالیتی -/75000 روپے۔ 4۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/[illegible] روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ناصرہ بی بی زوجہ رشید احمد چک نمبر 297 ر ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 1 لیاقت علی ولد ہدایت علی چک نمبر 297 ر ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد ثانی وصیت نمبر 29967

مسل نمبر 37104 میں بشریٰ بیگم زوجہ بشیر احمد قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھرپا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/5000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/27000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین رقبہ ایک ایکڑ 6 کنال مالیتی -/170000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی

1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ بیگم زوجہ بشیر احمد کھر یا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ولد مبارک احمد فیکٹری ایریا سلام ربوہ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425

مسل نمبر 37105 میں نصیر احمد ولد محمود احمد قوم اٹھوال جٹ پیشہ مکینک عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھارو ضلع ٹھٹھہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت مکینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نصیر احمد ولد محمود احمد گھارو ضلع ٹھٹھہ سندھ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید گھارو ضلع ٹھٹھہ سندھ گواہ شد نمبر 2 رانا قدیر احمد ولد رانا سردار محمد گھارو ضلع ٹھٹھہ سندھ

مسل نمبر 37106 میں مظفر احمد ولد عنایت اللہ قوم رندھاوا جٹ پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلزار کالونی کورنگی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4900 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظفر احمد ولد عنایت اللہ کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 نصیر الدین ولد معین الدین کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 عزیز اللہ وصیت نمبر 27779

مسل نمبر 37107 میں سید رحیم شاکر ولد سید جلیل صاحب قوم افغان پٹھان پیشہ ڈاکٹری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید رحیم شاکر ولد سید جلیل صاحب کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد ولد عنایت اللہ کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 نصیر الدین ولد معین الدین کورنگی کراچی

مسل نمبر 37108 میں محمد علی ولد خدا بخش قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 70 سال بیعت 1960ء ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2700 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد علی ولد خدا بخش کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد حنیف ولد حاجی اللہ دتہ کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 میاں عبدالمجید وصیت نمبر 15544

مسل نمبر 37109 میں رانا وسیم احمد ولد رانا بشیر الدین قوم راجپوت پیشہ لیکچرار عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رانا وسیم احمد ولد رانا بشیر الدین کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 عزیز اللہ ولد احمد علی صادق کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد حنیف ولد حاجی اللہ دتہ صاحب کورنگی کراچی

خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں
تحریک عطیہ خون اور
عطیہ چشم میں شامل ہوں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد لکھتے ہیں خاکسار کے ماموں مکرم شیخ عزیز احمد صاحب ولد مکرم شیخ فضل احمد صاحب آف فیصل آباد بقضائے الٰہی مورخہ یکم اگست 2004ء کو بعمر 79 سال وفات پاگئے یکم اگست کو ہی بعد نماز عصر بیت الفضل میں نماز جنازہ ادا کی گئی موصی ہونے کی وجہ سے میت ربوہ لائی گئی اور بعد نماز عشاء محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے پر مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

☆ مکرم محمد عبداللہ انصاری صاحب دارالنصر غربی الف ربوہ لکھتے ہیں۔ میری والدہ مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد منیر صاحب فاضل مرحوم جو حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی اور محترم مولانا محمد سعید صاحب انصاری کی بھاوج تھیں۔ یکم اگست بروز اتوار بعمر 84 سال وفات پاگئیں۔

مرحومہ نہایت نیک، نماز کی پابندی کرنے والی، قرآن کریم سے عشق رکھنے والی اور مستجاب الدعوات تھیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں ان کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز مغرب مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن نے بیت اقبال دارالنصر غربی الف میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو ان کے پاک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

☆ مکرم برکت اللہ صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں کہ میرے چچازاد بھائی مکرم برکت اللہ صاحب ولد مکرم عطاء اللہ صاحب مرحوم آف کراچی حال ربوہ گلے کے کینسر کی وجہ سے شوکت خانم میموریل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

☆ مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب زعیم مجلس انصاراللہ کنری ضلع میرپور خاص سندھ لکھتے ہیں۔ مورخہ 18 جولائی 2004ء کو عبدالمجید زاہد صاحب کنری کی زیر صدارت بعد نماز عصر ایک تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس میں انہوں نے درج ذیل بچوں سے چند سورتیں سنیں اور دعا ہوئی۔

آفتاب احمد ولد شیخ عبدالحق صاحب (بعمر ساڑھے چھ سال) نے قرآن کریم ناظرہ ختم کیا ہے۔

امتہ النور بنت شیخ عبدالحئی صاحب (بعمر ساڑھے پانچ سال) نے قرآن کریم ناظرہ ختم کیا ہے یہ بچی وقف نو میں بھی شامل ہے۔

یہ دونوں بچے خاکسار کے پوتا اور پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک اور دین کا خادم بنائے۔

ایف۔سی۔ہائیر سیکنڈری سکول میں سال اول
ایف۔اے برائے طلباء و طالبات داخلہ جاری ہے
رابطہ برائے طالبات۔ ایف سی سکول دارالعلوم شرقی
رابطہ برائے طلباء۔ ایف سی سائنس اکیڈمی کالج روڈ ربوہ
(بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ) فون:212535

ربوہ کی خوبصورت ترین جگہ پر پہاڑوں کے دامن میں واقعہ
گوندل بینکوئٹ ہال
ہر قسم کی سہولت سے آراستہ
ترقی کی طرف ایک اور قدم
شادی بیاہ و دیگر فنکشنز کیلئے خوبصورت ہال کے ساتھ مزیدار کھانوں کی ڈھیروں ڈھیر ورائٹی بکنگ کروائیں
بالمقابل بیت المبارک سرگودھا روڈ ربوہ۔ فون: 04524-212758-212265

خبریں

فوجی ہیلی کاپٹر تباہ راولپنڈی سے فوجی افسروں کو لے جانے والا ہیلی کاپٹر صوبہ سرحد کے ضلع کرکوک میں تباہ ہوجانے سے تین افسروں سمیت 10 فوجی جاں بحق ہوگئے۔ جن میں ایک لیفٹیننٹ کرنل 2 میجر کیپٹن اور دیگر اہلکار ہیں۔ مسخ ہونے کے باعث کرنل نعمان سمیت صرف پانچ نعشوں کی شناخت ہوسکی۔ آزاد ذرائع کے مطابق ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنایا گیا۔ جبکہ فوجی ترجمان نے کہا ہے کہ تخریب کاری نہیں ہوئی۔ طیارہ فنی خرابی سے تباہ ہوا۔ پائلٹ محفوظ ہے۔

دہشت گردی کے مزید حملوں کا امکان

صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ حکومت نے اسلامی عسکریت پسندوں کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کر رکھا ہے۔ لہٰذا پاکستان میں دہشت گردی کے مزید حملے غیر متوقع نہیں ہیں ماضی میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ مذہبی تنظیموں کو چھو سکتا۔ اب ہم ان کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں اس لئے وہ بم دھماکے کریں گے۔ مشکلات پیدا کریں گے کیونکہ ہم ان کے ماسٹر مائنڈ گرفتار کر رہے ہیں۔ میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ عراق فوج بھیجیں گے اور یہ بھی کبھی نہیں کہا کہ نہیں بھیجیں گے۔ یہ غیر سفارتی جملہ ہوگا۔

شکئی میں تین مقامات پر گھمسان کی جنگ

جنوبی وزیرستان کے علاقے شکئی میں عسکریت پسندوں اور فوج کے درمیان تین مختلف مقامات پر شدید لڑائی ہوئی۔ دونوں طرف سے ہر قسم کے اسلحہ کا بے دریغ استعمال کیا گیا۔ گولہ باری سے 9 گھر تباہ اور 8۔ افراد ہلاک ہوگئے ایک فوجی گاڑی تباہ ہونے سے حوالدار جاں بحق ہوگیا۔

سیاچین ۔ غیر فوجی علاقہ پاکستان اور بھارت نے سیاچین کو غیر فوجی علاقہ قرار دینے پر اتفاق کیا ہے۔ نئی دہلی میں پاک بھارت سیاچن کے معاملہ پر دوروزہ بات چیت کا پہلا دور ختم ہوگیا دونوں ممالک نے شملہ معاہدہ سے پہلے موجود پوزیشنوں پر فوج کو تعینات کرنے پر اتفاق کیا۔ پاکستانی وفد کی قیادت سیکرٹری دفاع حامد نواز خان نے کی۔

مسلم فوج قبول نہیں عراقی عبوری صدر غازی الیاور نے سعودی تجویز کو سختی کے ساتھ مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں اپنی سرزمین پر اتحادی فورسز کی جگہ مسلم فوج قبول نہیں۔ عراق سے اتحادی فوج ہٹا کر ان کی جگہ عرب یا مسلم فوج تعینات کرنا بلاجواز اور ناقابل فہم ہے۔ عراق کو تجربہ کار فوجیوں کی ضرورت ہے جو یہاں پر موجود ہیں۔ موجودہ حالات میں تجربات رکھنے والی فوج کو ہٹا کر ایک ایسی فورس کو کیوں تعینات کروں جو عراقی حالات سے نابلد ہے۔

سعودی عرب میں بلدیاتی انتخابات سعودی عرب کی تاریخ کے پہلے عام بلدیاتی انتخابات اس سال نومبر میں شروع ہونگے۔

اغواکاروں کے سامنے نہیں جھکیں گے

امریکہ نے دعویٰ کیا ہے کہ 31 ممالک نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ عراق میں اغواکاروں کے سامنے نہیں جھکیں گے۔ بی بی سی کے مطابق واشنگٹن کو عراق میں یرغمال بنانے کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں پر تشویش ہے جن کے ذریعے مختلف حکومتوں پر عراق چھوڑنے کیلئے دباؤ ڈالا جارہا ہے۔

نجف میں بمباری نجف میں اتحادی فوجیوں اور مزاحمت کاروں میں جھڑپوں اور خودکش بم دھماکوں میں 29۔ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔ نجف میں بمباری سے حضرت علیؓ کے روضہ مبارک کو نقصان پہنچا۔

پاکستانی طلباء کیلئے تعلیمی ویزے برطانوی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ برطانیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند طلباء کو ترجیحی بنیادوں پر ویزے دیئے جائیں گے۔ اوریز کے لئے ویزوں کے حصول میں دشواریوں کو ختم کردیں گے۔ 25 سال سے کم عمر کے نوجوانوں کو ویزوں سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے گا۔

(دن 6/اگست 2004ء)

یمن میں فوج اور باغیوں میں جھڑپیں یمن کے شمال مغربی حصے میں فوج اور باغیوں کے درمیان شدید جھڑپوں میں 42۔ افراد ہلاک اور 80 زخمی ہوگئے۔

اسپین، امریکہ معاہدہ

12/اگست 1898ء کو ہونے والا معاہدہ امن درحقیقت اسپین اور امریکا کے مابین لڑی جانے والی جنگ کا اظہاریہ تھا۔ وہ جنگ جو اسپین کے خلاف کیوبا کی تحریک آزادی کی اعلانیہ حمایت کا پیش خیمہ تھی۔ 24 اپریل 1898ء کو جنگ شروع ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے امریکہ، اسپین پر حاوی ہوگیا اور اسپین کو اپنی شرائط کے میدان میں لے آیا۔

معاہدہ کی اہم دفعات یہ تھیں۔

(الف) ویسٹ انڈیز کے تمام جزیرے، کیریبین کے کچھ علاقے (جو بعد میں بنانا اسٹیٹ یا امریکی طفیلی ریاستیں کہلائیں) اور پورٹوریکو کے جزائر، امریکہ کو دے گا۔

(ب) امریکہ کو خلیج منیلا اور بندرگاہ پر اس وقت تک قبضہ حاصل رہے گا جب تک فلپائن کی حکومت سے کوئی معاہدہ نہیں ہوجاتا، یعنی معاہدے سے قبل تک فلپائن پر نیم خودمختار حکومت قائم رہے گی، جس کا اقتدار اعلیٰ امریکہ کو حاصل ہوگا (حالانکہ اگر تاریخی حقائق کا جائزہ لیا جائے تو فلپائن، اسپین کا حصہ تھا بلکہ فلپائن کا تو نام بھی دراصل اسپین کے بادشاہ فلپ دوم کے نام سے رکھا گیا تھا) معاہدہ واشنگٹن میں طے پایا۔

بقیہ صفحہ 1

جاری نہیں کررہے تو معلوم کریں کہ کیا وجوہات ہیں اور اس کے بعد جو بھی ان کی مشکلات ہوں اس کو حل کرنے کے لئے ذیلی تنظیموں یعنی لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور ایسے مخیر احباب جو مالی مسائل حل کرسکتے ہوں سے تعاون حاصل کیا جائے اور نظارت تعلیم کو مساعی کی رپورٹ ارسال کی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 7/اگست 2004ء

طلوع فجر	3:54
طلوع آفتاب	5:25
زوال آفتاب	12:14
وقت عصر	5:00
غروب آفتاب	7:03
وقت عشاء	8:33

بعض مخصوص ادویات

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ۔

(الف) ''ایک دفعہ ایک مریض کو میں نے اس کی علامات کے لحاظ سے دوا دینے کی کوشش کی۔ وہ کولوسنتھ کا مریض تھا۔ اسے بہت اچھا فائدہ ہو رہا تھا لیکن ایک مقام پر مزید فائدہ رک گیا تو میں نے کولوسنتھ اونچی طاقت میں دینے کی بجائے اسے میڈورائینم دے دی۔ اس کی پہلی علامتیں فوراً واپس آگئیں اور شدید درد ہونے لگا۔ اگر میں اونچی طاقت میں میڈورائینم سے ہی علاج جاری رکھتا تو ہوسکتا ہے کہ اسی سے اس کی بیماری جڑ سے اکھڑ جاتی مگر اس مریض میں صبر کی کمی تھی۔ اس لئے میڈورائینم کے بعد پھر کولوسنتھ دینا زیادہ مناسب سمجھا اور اس دفعہ اس نے اثر بھی پہلے سے بہتر دکھایا۔ بعد کا مجھے علم نہیں کہ اس سے اسے مکمل شفا ہوگئی تھی یا نہیں''۔ (صفحہ:589)

(ب) ''رسٹاکس .... میرے علم کے مطابق اس کا کوئی اور متبادل نہیں ہے۔ جہاں رسٹاکس کی خاص علامتیں نمایاں ہوں وہاں رسٹاکس ہی دینی پڑے گی۔ رسٹاکس کا مرطوب موسم سے گہرا تعلق ہے۔ برسات میں جب کہ گرمی بھی ہو اس کی تکالیف بہت بڑھ جاتی ہیں''۔ (صفحہ:710)

نورتن جیولرز ربوہ
214214
216216

سی پی ایل نمبر 29

گھی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-213434, FAX: 213966

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
سستے برقعے اقصیٰ برقع ہاؤس
زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس اقصیٰ فیشن پوائنٹ
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ-10- ہمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210۔ موبائل- 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
زاہد اسٹیٹ ایجنسی
Y بلاک گول پلازہ آفس نمبر 41 گراؤنڈ فلور متصل DHA آفس ڈیفنس لاہور
فون آفس:- 5744284-5740192 موبائل: 0300-8423089 چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق